# خطبہ جمعہ

بعنوان

## آزادی کی تقریب میں ناچ گانا اور اسلامی تعلیم

## سلسلة منبر الحكمة

## 320

بتاریخ: 19 اگست 2022

بمطابق: ٢٠ محرم الحرام، ١٤٤٤ ھج

بہ اہتمام

**الحکمۃ انٹرنیشنل**

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اهم نكات

①......آزادی کا جشن، اظہارِ تشکر کا ذریعہ

②......مسلم حکمران اور کفار کی مشابہت

③......ناچ گانا اور میوزک کے آلات، شیطانی ہتھیار

④......موسیقی اور آلاتِ موسیقی کی حرمت کے دلائل

⑤......**لهو الحديث** کی تفسیر

⑥......ہم نفاذِ کلمہ کی جدوجہد کیوں کرتے ہیں؟

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۞ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ [لقمان:6، 7]

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۞ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۞ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ﴾ [النجم:59، 61]

## تمهيد

بلا شبہ آزادی کا حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، جس کا شکر لازم ہے، مثلاً: نوافل پڑھنا، روزہ رکھنا، تاریخ اور نظریہ کی آگاہی کے لیے تقریب کا انعقاد کرنا، باہمی اخوت و بھائی چارہ کو فروغ دینے کے لیے عزم نو کرنا، کیوں کہ ہم نے اس ملک کو لاکھوں شہادتوں کے عوض حاصل کیا ہے، لازم ہے کہ ہم کلمہ کا حق ادا کریں، نفاذِ کلمہ اور شریعت اسلامیہ کے فروغ کے لیے کوشاں ہوں۔

ایک مسلمان کا عقیدہ ہے کہ زندگی اور اس کی تمام نعمتیں اللہ کی طرف سے عطیہ ہیں، جن کا شکر ادا کرنا لازم بھی ہے اور ہمارا بنیادی حق بھی۔ ان نعمتوں میں سے آزادی کا حاصل ہونا عظیم نعمت ہے، جس کا شکر یہ ہے کہ ہم نے بحیثیت قوم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس سرزمین کو کلمہ کی بنیاد پر حاصل کیا ہے تو باہمی طور پر متحد رہیں، آپس کے اختلافات اور قتل وغارت گری سے بچیں۔

اس مملکت میں قانون الٰہی یعنی کتاب وسنت کا نظام نافذ کریں، عدل وانصاف فراہم کریں، نوجوانوں کے لیے تعلیم وتربیت پر مشتمل نصاب تیار کریں، صراط مستقیم اور اس کے تقاضوں کو بجالائیں۔

یوم آزادی پر شکر یہ ہے کہ ہم اس موقع پر نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان کو واضح کریں۔ تیرے میرا رشتہ کیا لا الہ الا اللہ کا سبق یاد کریں، اپنے بچوں، نوجوان نسل اور تعلیم یافتہ طبقہ کو تاریخ پاکستان سے آگاہ کریں اور خوب دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس کے ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، ناشکری اور بے صبری سے بچنا چاہیے۔

جشن آزادی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم وقتی خوشی کی خاطر حدود اللہ کو پامال کریں، ناچ گانا، ڈھول وطبلہ، مرد وزن کا اختلاط اور رقص وسرود کی محفل منعقد کریں، جو اللہ کے غضب ولعنت کو دعوت دینے اور شیطان کو خوش کرنے کا ذریعہ ہے۔

ایک مسلمان کا ہرگز بھی یہ شیوہ نہیں ہوتا کہ وہ عیش میں یادِ الٰہی بھول جائے اور طیش میں خوفِ الٰہی بھول جائے۔

اسی بارے بہادر شاہ ظفر نے کیا خوب کہا ہے:

ظفرؔ آدمی اس کو نہ جانئے گا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم وذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

## آزادی کا جشن، اظہارِ تشکر کا ذریعہ

نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری سے آسانیاں مشکلات میں اور میسر نعمتیں چھن جایا کرتی ہیں، لہٰذا عسر ویسر کی ہر حالت میں شکر کو بجالانے میں ہی کامیابی اور نجات مضمر ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں ہمیشہ کامیابی اور منزل انھی لوگوں کو نصیب ہوئی ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے مشن ومنہج پر قائم رہے اور شیطانی راہوں سے بچے۔

### ......اللہ تعالیٰ کا شکر شیطان کے داؤ سے بچاتا ہے:

شیطان کو جب بارگاہِ الٰہی سے نکال دیا گیا تو اس نے اپنی عداوت کی بنا پر گمراہی کا جال بچھانے کا پلان یہ ذکر کیا کہ میں آدم کی اولاد پر دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے سے گھات لگا کر چاروں طرف سے حملہ آور ہوں گا، اور اس کے بعد آخر میں یہ جملہ کہا:

﴿وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ﴾ [الاعراف:17]

''اور تو ان کے اکثر کو شکر کرنے والے نہیں پائے گا۔''

جس کا مطلب ہے کہ میں ایسا داؤ چلاؤں گا کہ ان کو شکر سے محروم کر دوں گا، اور شکر سے محروم کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ میرے جال میں آسانی سے پھنس جائیں گے، اور میرا داؤ ان پر آسانی سے چل سکے گا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس سے پتہ چلا کہ شیطان کے داؤ سے بچنے کا بہترین طریقہ کثرت سے شکر ادا کرنا ہے، اس لیے ہمیں خوب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے، ہر ہر نعمت پر شکر ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، ہم جس قدر زیادہ شکر ادا کریں گے، اتنا ہی شیطان کے حملوں سے محفوظ رہ سکیں گے۔ ان شآء اللہ تعالیٰ
اور شکر کرنے اللہ تعالیٰ کے مزید انعام و احسان سے بہرور بھی ہوسکیں گے۔

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ﴾ [ابراھیم:7]

''اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور ہی تمھیں زیادہ دوں گا اور بے شک اگر تم ناشکری کرو گے تو بلاشبہ میرا عذاب یقیناً بہت سخت ہے۔''

## مسلم حکمران اور کفار کی مشابہت

### ......کفار چاہتے ہیں کہ مسلم معاشرے میں برائی عام ہو:

ہمارے معاشرے میں بہت ساری برائیاں ایسی رواج پا گئی ہیں کہ شاید جن کے گناہ ہونے کا احساس بھی دلوں سے محو ہو شکا ہے، ان برائیوں میں سے ایک موسیقی اور طاؤس ورباب کا عام استعمال ہے، کہ جس کے سننے سے کانوں کو بچانا ناممکن ہو گیا ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ گانے باجے کا پیشہ اختیار کرنے والے کو میراثی کہا جاتا تھا اور اُسے معاشرے میں کوئی مقام نہیں دیا جاتا تھا، لیکن صد افسوس! آج اس پیشہ کو اختیار کرنے والا فنکار، گلوکار اور اداکار کہلاتا ہے اور اُسے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور بڑی شہرت حاصل ہے۔

ابھی حال ہی میں حکومتی ارکان پارلیمنٹ اور وزیر اطلاعات ونشریات نے ایک تقریب میں شرکت کی ہے جس کا مقصد موسیقاروں، اداکاروں اور سپر سٹارز کو مختلف 19 ایواڈز سے نواز کر حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ العیاذ باالله

جس ملک کو کلمہ کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور جس کی بنیادوں میں شہیدوں کا لہو شامل ہے اُسی وطن عزیز میں شیطان کو خوش کرنے کے یہ پروگرام کیے جاتے ہیں۔ ذرا ایمان سے بتائیں ایسے حالات میں ہم پر اللہ کی رحمت اور آسمان سے برکت کیسے نازل ہو؟ کیا اس لیے ہم نے ملک کو حاصل کیا تھا اور یہی نظریہ پاکستان اور آزادی کے تقاضے ہے؟

دینی اور اخلاقی انحطاط کے اس دور میں کچھ شکست خوردہ ذہنیت کے لوگ یہ پرچار کرنے میں مصروف ہیں کہ معاشرے میں جو برائی بھی کثرت سے رواج پائی جائے، اسے حلال کرتے جاؤ، گویا جو بیماری پھیل کر وبائے عام کی شکل اختیا کرلے اسے بیماری ماننے ہی سے انکار کردو۔ دراصل یہی لوگ اسلامی معاشرے میں بے حیائی کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ جن کے بارے اللہ کریم کا فرمان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ [النور:19]

''بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بے حیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

# ناچ گانا اور آلات موسیقی شیطان کے ہتھیار

## ......گانے کا رواج اسلام میں بدعت ہے:

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عمر بن ولید بن عبدالملک بن مروان کو ڈانٹتے ہوئے یہ خط لکھا:

((وَإِظْهَارُكَ الْمَعَازِفَ، وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ إِلَيْكَ مَنْ يَجُزُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوءِ))

''پھر تیرا اعلانیہ آلات موسیقی استعمال کرنا اور بانسری بجانا اسلام میں ایک بدعت ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں تیرے پاس ایسا شخص بھیجوں جو تیرے لمبے لمبے قبیح بالوں کو کاٹ دے۔ (یا تیرے لمبے قبیح بالوں سے پکڑ کر تجھے گھسیٹ لائے)۔''

[مقطوع، صحیح الاسناد] سنن النسائی: 4135

## ......خبردار! گھنٹی بھی شیطانی آلات سے ہے:

نبی کریم ﷺ نے گھنٹیوں کو بھی جو چوپایوں پر (ان کے گلوں وغیرہ میں) لٹکائی جاتی ہیں، شیطانی آلات میں سے شامل فرمائی ہیں، جن کے ذریعے شیطان اپنے چاہنے والوں کو مشغول رکھتا اور انہیں ان کے مقصدِ حیات سے غافل کر دیتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ))

''گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔''

صحیح مسلم: 2114

## ......گانا بجانا اور سننا شیطانی عمل ہے:

گانا بجانا اور آلاتِ موسیقی شیطانی ہتھکنڈے ہیں، یقیناً شیطان گانا گانے اور سننے والوں کا ساتھی بن جاتا ہے، جس کے نتیجے رحمت الٰہی اور فرشتے دور ہو جاتے اور شیطان قریب ہو جاتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حبشی عورت ناچ رہی تھی اور بچوں نے اُسے گھیر رکھا تھا، اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آ گئے تو سب لوگ اس عورت کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوئے، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّی لَأَنْظُرُ إِلَی شَیَاطِینِ الإِنْسِ وَالجِنِّ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ))

''میں جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے۔''

[صحیح] سنن الترمذی: 3691

## ......گانا بجانا اور سننا، بدکاری پر برانگیختہ کرتا ہے:

سیدنا جابر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی سلول اپنی ایک باندی سے کہتا تھا:

((اذْهَبِی فَابْغِینَا شَیْئًا))

''جا اور (بذریعہ بدکاری) ہمارے لیے کچھ کما کر لاؤ۔''

جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [النور:33]

''نڈیوں کو بدکاری پر نہ اکساؤ (خصوصاً) اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تاکہ تم دنیا کی زندگی کا ساز و سامان حاصل کرو۔''

صحیح مسلم: 3029

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الكَلْبِ، وَمَهْرِ البَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الكَاهِنِ))

''بے شک نبی کریم ﷺ نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کی کہانت کی وجہ سے ملنے والے ہدیہ سے منع فرمایا ہے۔''

صحیح البخاری: 2282

# قرآن کی آواز اور شیطان کا بہکاوا

شیطانی مکر وفریب میں سے ایک چال یہ بھی ہے کہ انسان دین علم اور عقل میں سے اپنا حصہ کھو بیٹھے، جس کے بعد وہ جاہلوں اور باطل پرستوں کی طرح قرآن سے دور ہوتا جاتا ہے، جس کا لازمی نتیجہ ناچ گانا اور آلات موسیقی کا استعمال ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ سب امور انسان کو عیاشی اور نافرمانی پر مجبور کرنے والے ہیں، گویا یہ شیطان کا قرآن ہے جو رحمان کی جانب سے نازل کردہ قرآن سے روکتا ہے، پھر وہ مکر وفریب اور غرور کو اچھا سمجھنا شروع کر دیتا ہے، بالآخر شیطان نیکی کو برائی سے مشابھت کی ترغیب دلاتا ہے، جس کو انسان قبول کر لیتا ہے اور قرآن کریم کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔

ایسے لوگ دراصل شیطانی آوازوں کو کان لگا کر سنتے ہیں، گانے اور موسیقی کی دنگ، رقص وسرود کی مجالس اور گانے والی عورتوں کی حرکات وسکنات پر دل ونگاہ مرکوز رکھے ہوتے ہیں۔ والعیاذ باللہ، پھر ان کے دل شراب نوشی کی وجہ سے پھٹے جاتے ہیں اور یہ لوگ اللہ کی نافرمانی میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، گویا عارضی خوشی کی خاطر اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا دیا اور انھیں قرآن کی بجائے آلات موسیقی زیادہ پسند ہیں۔

کچھ ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن مجید نے کہا ہے:

﴿وَقَالَ لَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَـٰذَا لْقُرْآنِ وَلْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾ [حم السجدة:26]

اور ان لوگوں نے کہا جنھوں نے کفر کیا، اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شور کرو، تاکہ تم غالب رہو۔

مکائد الشطان ابن القیم الجوزیہ، ص: 400

## موسیقی اور آلاتِ موسیقی کی حرمت پر دلائل

حدیث میں گانا بجانے کے لیے ''معازف؛ کوبه؛ لهو الحديث؛ الغناء ؛ سامد اور مزمار'' الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے ساتھ سخت وعید، عذاب، سزا اور لعنت کے الفاظ آئے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ دین اسلام میں موسیقی اور آلات موسیقی حرمت اور شناعت اظہر من الشّمس ہے۔

گانا بجانا اور ساز باجے سے نسل نو کو بچانے کے لیے موسیقی کی حرمت پر درج ذیل دلائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے جو کہ دین حق کے مخالف ہیں، فرماتے ہیں:

﴿وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ﴾ [النجم:61]

''اور تم غفلت میں پڑے ہو۔''

☆......اس آیت کی تفسیر میں حبر الامت امام عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

سامدون سے مراد حمیری زبان میں گانا بجانا ہے۔ عربی زبان میں (اسمدی لنا) کا مطلب ہے، ہمارے لیے گاؤ۔

[سنده صحيح] السنن الكبرى للبيهقي، 10/ 223

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ، وَلَا تَشْتَرُوھُنَّ، وَلَا تُعَلِّمُوھُنَّ، وَلَا خَیْرَ فِی تِجَارَۃٍ فِیھِنَّ، وَثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ))

''گانے والی لونڈیوں کو نہ بیچو اور نہ انہیں خریدو، اور نہ انہیں (گانا) سکھاؤ، ان کی تجارت میں خیر و برکت نہیں ہے اور ان کی کمائی حرام ہے۔''

اور اسی جیسی چیزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّخِذَھَا ھُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ﴾ [لقمان:06]

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو غافل کرنے والی بات خریدتا ہے، تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔''

[حسن] سنن الترمذی:1282

## ......لھو الحدیث کا تفسیر

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے لہو الحدیث کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے تین مرتبہ قسم اٹھاتے ہوئے کہا:

((الْغِنَاءُ وَاللّٰہِ الَّذِی لَا إِلٰہَ إِلَّا ھُوَ))

''اللہ کی قسم! کہ جس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اس سے مراد گانا ہی ہے۔''

[حسن] مصنف ابن ابی شیبہ 6/ 309، ح: 21123

☆......سیدنا عبداللہ بن عباس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اس آیت کی تفسیر میں لہو الحدیث کا معنی بیان کرتے ہیں: ((اَلْغِنَاءُ)) اس سے مراد گانا ہے۔

جب کہ امام مجاہد رحمہ اللہ اس کا معنیٰ بیان کرتے ہیں: ((الْغِنَاءُ وَالْمَزَامِیرُ))

''لہو الحدیث سے مراد گانا اور آلات موسیقی ہیں۔''

اسی طرح امام حسن بصری رحمہ اللہ لہو الحدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد گانا بجالانا اور آلات موسیقی اور ہر باطل کھیل ہے جو انسان کو اطاعت الٰہی سے دور یا غافل کر دے۔

امام قتادۃ رحمہ اللہ لہو الحدیث کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس سے مراد یہ ہے کہ انسان لہو ولعب میں پیسے خرچ کرے، اسے محبوب رکھے اور اسے پسند کرے۔ گمراہی کے لیے یہی کافی ہے کہ باطل چیزوں اور فضولیات کو حق بات پر پسند کرے اور نقصان کی چیز کو نفع مند سے بہتر جانے۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆...... امام ابن جریر رحمہ اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ لہو الحدیث سے مراد ہر وہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ اور شریعت کی اتباع سے روکے، وہ اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔

تفسیر ابن کثیر ، 296/6

امام عکرمہ رحمہ اللہ (تابعی) فرماتے ہیں: لہو الحدیث سے مراد غنا (گانا بجانا) ہے۔

[حسن] مصنف ابن ابی شیبہ 2/ 310، ح: 21127

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ صَوْتُ مِزْمَارٍ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَصَوْتُ رَنَّةٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ))

''دو آوازوں پر دنیا اور آخرت (دونوں) میں لعنت ہے۔ خوشی کے وقت باجے کی آواز اور غم کے وقت شور مچانا اور پیٹنا۔''

[حسن] کشف الاستار عن زوائد : 377/1

## ......گانے اور باجوں کی آواز سے بچنے کی فضیلت:

......مشہور تابعی محمد بن المنکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قیامت کے دن کہا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو اور اپنے کاموں کو لہو ولعب اور شیطانی باجوں سے بچاتے (محفوظ) رکھتے تھے؟ انہیں خوشبودار باغیچوں میں لے جاؤ، پھر فرشتوں سے کہا جائے گا: انہیں میری حمد وثناء سناؤ اور خوشخبری دے دو کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم ہوگا۔

[سنده صحيح ] كتاب تحريم النرود و الشطرنج و الملاهي للامام ابى بكر محمد بن الحسين الآجرى:66

## ......رقص وسرود کا گناہ اور اس کی سزا:

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ))

''میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔''

صحيح البخاری: 5590

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ، يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ ، وَالْمُغَنِّيَاتِ ، يَخْسِفُ اللهُ بِهِمُ الْأَرْضَ ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ))

''میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے، مگر اس کا نام بدل کر، ان کی مجلسیں راگ باجوں اور گانے والی عورتوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سے گرم ہوں گی۔ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه: 4020

## ......میوزک اور رقص وسرود کی تباہ کاریاں:

اگر عقلی لحاظ سے دیکھا جائے تو گانے بجانے اور میوزک وموسیقی کے آلات اور رقص وسرود کے محفلیں جمانے سے سوائے بے دینی، الحاد وگمراہی، گناہوں کی کثرت، بے شرمی وبے حیائی، حیا وپاکدامنی کے فقدان اخلاق بے راہ روی اور معاشرتی انتشار اور بے سکونی وغیرہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں پھیلی۔

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۞ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۞ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ﴾ [النجم:59، 61]

''تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور تم غافل ہو۔''

# ہم نفاذِ کلمہ کی جدوجہد کیوں کرتے ہیں؟

نفاذِ کلمہ کی کوشش میں ہر ہر فرد اپنی سطح پر جدوجہد کرے، ہم سوسائٹی میں نفاذ کلمہ اور اس کی اخلاقی روح کو پھیلانے کی کوشش کریں، کیوں کہ یہ وطن عزیز صرف لَـآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے، اس لیے بھی یہاں صرف اسلامی نظام رائج ہونا چاہیے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ بھی اسلام کے علاوہ کسی قانون کو قبول نہیں فرماتا، اُس نے اپنے بندوں کے لیے یہی نظام پسند فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [ال عمران:85]

''جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین (نظام) تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

①......: جب ایمان دل میں گھر کر جائے تو پھر اختلاف، فرقہ پرستی، حسد وعداوت اور بیکار کی بحثوں کی بجائے انسان زندگی کے حقیقی مقصد کو اپنے مدنظر رکھتا ہے اور کلمہ لَـآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کے تقاضوں کو پورا کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ یہ سب اسی وقت ہو ممکن ہوسکتا ہے جب پوری زندگی میں لَـآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کو نافذ کیا جائے۔

②......: پاکستان کا قیام اس لیے ہے تھا کہ یہاں ایک اسلامی ریاست قائم کی جائے، جس میں لَـآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کا قانون نافذ ہو، یہی وہ جذبہ اور تحریک تھی، جس کی وجہ سے لاکھوں مسلمانوں نے اپنی مال وجان اور عزت وآبرو کو قربان کیا۔

اسی قسم کے لوگوں کی کامیابی کے حق میں، باری تعالیٰ کا دوٹوک اعلان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿اَلَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [التوبة:20]

”جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا، اللہ کے ہاں درجے میں زیادہ بڑے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔“

③......: بارہا مرتبہ ووٹنگ کے ذریعے یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے کہ اہلیانِ پاکستان اس سرزمین میں اسلامی قانون کا نفاذ اور اسے صحیح معنوں میں مسلم ریاست دیکھنا چاہتے ہیں۔ جسے امریکہ سمیت مغربی دنیا جانتی ہے، مگر مسلم حکمران ایمان کی کمزوری اور کفار کی غلامی کی وجہ سے اسلامی قانون کی تنفیذ میں کاہل و بے پرواہ نظر آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ﴾ [القلم:9]

”وہ چاہتے ہیں کاش! تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کریں۔“

④......: ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے کہ ہم اس وقت تک کامل ایمان والے نہیں بن سکتے جب تک ہم کلمہ شہادت لَـآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ کو اپنی تمام عملی زندگی میں نافذ نہ کرلیں، جس کے برحق ہونے پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

اسی لیے شعوری یا لاشعوری طور پر اسلامی قانون کے مطابق فیصلہ نہ کروانے والوں کے بارے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ [المائدة:44]

”اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں۔“

| خطبہ رائٹر | خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ) | تاثرات اور مشورہ کے لیے |
|---|---|---|
| حافظ تنویر الاسلام | 03034125519 | حافظ شفیق الرحمٰن زاهد (مدیر) |
| 03424449009 | 03014843312 | 03015989211 |

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com